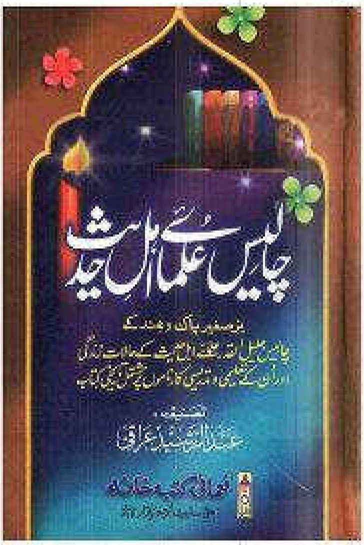
غیر مقلدوں کے بزرگ
سید محمد نذیر حسین دہلوی
کی طرف سے غیر مقلد
وحید الزمان
کی مدح سرائی



(۱۰)

وحید الزماں حیدر آبادیؒ

میں اپنی تمام مرویات حدیث کی یعنی صحاح ستہ وغیرہ کی روایت کی اجازت مولوی وحید الزماں کو دیتا ہوں جو بڑے زیرک، نہایت روشن دماغ اور صائب الرائے آدمی ہیں۔ (سید محمد نذیر حسین دہلویؒ)

وحید الزماں حیدر آبادیؒ

۱۲۶۷ھ............۱۳۳۸ھ

۱۸۵۰ء............۱۹۲۰ء

برصغیر (پاک و ہند) میں مولانا وحید الزماں حیدر آبادی کا شمار ان علمائے کرام میں ہوتا ہے جنہوں نے ایک نئے رنگ میں حدیث کی خدمت کی۔ آپ نے صحاح ستہ بشمول مؤطا امام مالک کے اردو زبان میں ترجمے کئے اور اس کے ساتھ حدیث کی ایک لغت (۲۸) جلدوں میں مرتب کی۔

مولانا وحید الزماں ۱۲۶۷ھ مطابق ۱۸۵۰ء کانپور میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام مولانا مسیح الزماں تھا جو ایک بلند پایہ عالم دین اور اعلیٰ پایہ کے ادیب تھے۔ ان کا سن ولادت ۱۲۲۱ھ/۱۸۰۵ء ہے۔ اپنے والد مولوی نور محمد مرحوم سے عربی و فارسی کی تعلیم حاصل کی تھی۔ فراغت تعلیم کے بعد حیدر آباد دکن میں مطبع عالی کے نگران اور مہتمم مقرر ہوئے اور ۱۲۹۳ھ/۱۸۷۷ء تک اسی عہدہ پر فائز رہے اور اسی سال آپ مولانا شاہ عبدالغنی مجددی سے بیعت ہوئے اور اس کے بعد ہجرت کر کے مکہ معظمہ چلے گئے جہاں آپ نے ۱۹ ذی قعدہ ۱۲۹۵ھ/۱۸۷۸ء کو (۷۳) سال کی عمر میں وفات پائی اور جنت المعلیٰ میں سپرد خاک کئے گئے۔

مولانا وحید الزماں ایک بلند پایہ عالم دین، مفسر قرآن، محدث، فقیہ، مورخ، متکلم، معلم، مترجم، نقاد، دانشور، مبصر، مصنف اور عربی، فارسی اور اردو کے بلند مرتبہ ادیب تھے۔

مولانا وحید الزماں کی تعلیم کا آغاز پانچ سال کی عمر میں ہوا اور تعلیم کا آغاز قرآن مجید سے کیا۔ ۸ سال کی عمر میں عربی اردو فارسی سے بخوبی واقفیت ہوگئی۔ اس کے بعد آپ نے جن اساتذہ کرام سے مختلف علوم اسلامیہ میں استفادہ کیا ان کے نام یہ ہیں۔

مولانا بدیع الزماں حیدر آبادی (برادر اکبر)۔ اول استاد

مولانا مفتی محمد عنایت احمد مصنف تاریخ حبیب اللہ

مولانا محمد سلامت اللہ کانپوری

مولانا محمد عادل کانپوری

مولانا سید حسن شاہ بخاری

مولانا محمد لطف اللہ علی گڑھی

مولانا محمد بشیر الدین قنوجی

مولانا نیاز محمد بخاری

مولانا عبدالحی فرنگی محلی

مولانا عبدالعزیز محدث لکھنوی

مولانا عبدالحق بخاری

مولانا فضل رحمان گنج مراد آبادی

شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی

علامہ شیخ حسین بن محسن انصاری الیمانی

شیخ احمد بن عیسیٰ بن ابراہیم الشرقی

شیخ بدر الدین مدنی

۱۵ سال کی عمر میں جملہ علوم اسلامیہ سے فراغت پائی تو آپ کے والد نے ۱۲۸۳ھ/۱۸۶۶ء آپ کو حیدر آباد دکن بلا لیا اور آپ ۱۰ ذی قعدہ ۱۲۸۳ھ حیدر آباد دکن پہنچے اور تقریباً دو ماہ بعد ۱۲۸۳ھ/۱۸۶۷ء مبلغ -/۲۵ روپے ماہوار عدالت سرکار عالی میں ملازم ہو گئے۔ مولانا وحید الزمان جب تک ملازم رہے، اپنے فرائض منصبی بخوبی انجام دیتے رہے۔ ۱۲۸۷ھ/۱۸۷۰ء میں آپ کے والد مولانا مسیح الزماں حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے تو مولانا وحید الزماں بھی ان کے ساتھ فریضۂ حج کی ادائیگی کے لئے تشریف لے گئے اور حج کے مناسک ادا کرنے کے بعد واپس حیدر آباد دکن آئے اور اپنی ملازمت پر دوبارہ فرائض منصبی انجام دینے لگے۔

۱۲۸۹ھ/۱۸۷۳ء میں آپ کی شادی مولوی مراد علی لکھنوی کی صاحبزادی سے ہوئی۔

مولانا وحید الزمان بڑے جلیل القدر عالم اور محدث تھے۔ حافظہ قوی تھا۔ مطالعۂ کتب کے بہت زیادہ شوقین تھے۔ ذہانت اور ذکاوت میں بھی بہت عالی مرتبہ تھے۔

(۱۳۴) نزہۃ الخواطر ج ۸ ص ۵۱۳۔ (۱۳۵) حیات وحید الزمان ص ۱۹ تا ۲۱۔
(۱۳۶) نزہۃ الخواطر ج ۸ ص ۵۱۳۔ (۱۳۷) حیات وحید الزمان ص ۳۳۔

۱۲۷

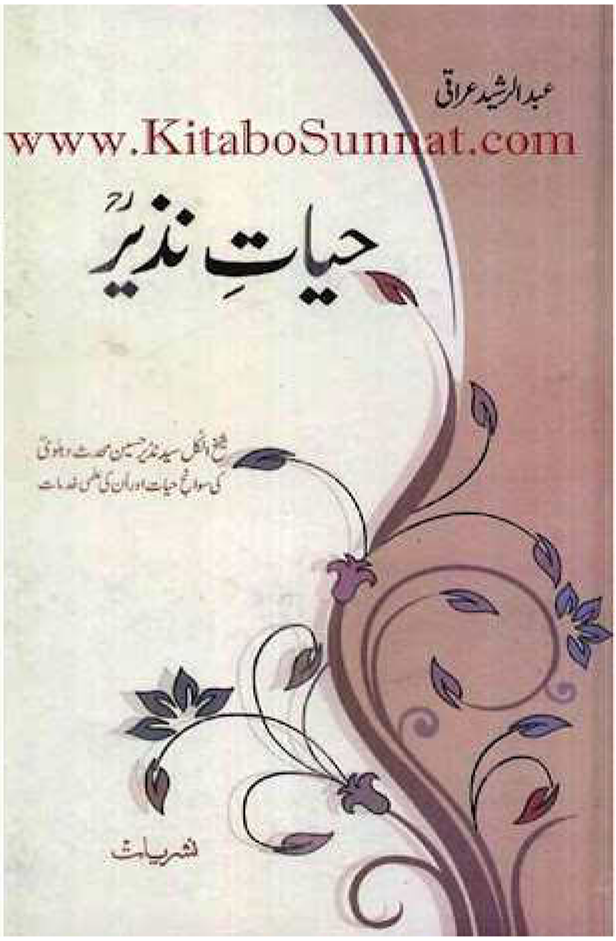
شعر و سخن کا بھی ذوق رکھتے تھے۔

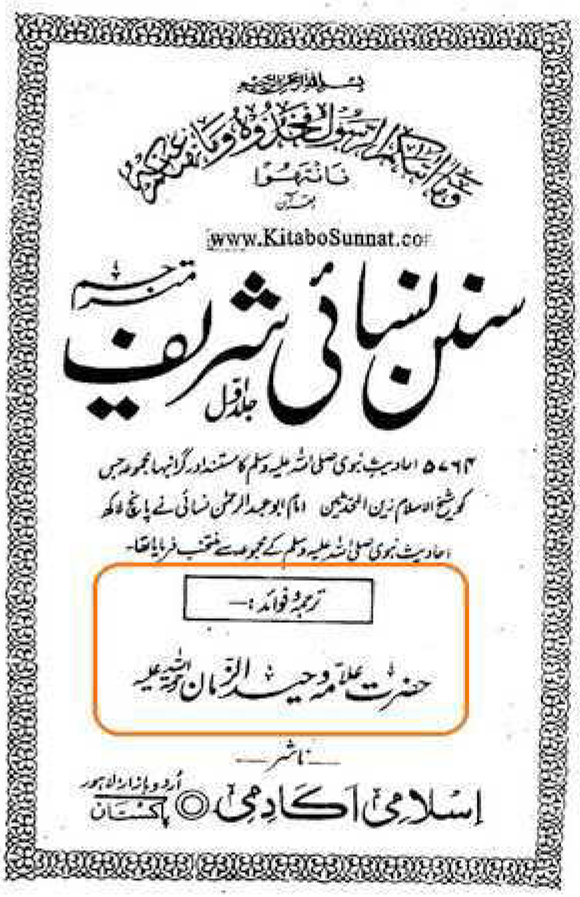
تصنیف و تالیف کا بہت عمدہ ذوق رکھتے تھے۔ آپ کی تصانیف کی تعداد تیس کے قریب ہے۔ آپ کا سب سے بڑا کارنامہ صحاح ستہ کا اردو ترجمہ بشمول موطأ امام مالک ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے "موضحۃ الفرقان" کے نام سے قرآن مجید کا ترجمہ اور حواشی لکھے۔ علاوہ ازیں "تبویب القرآن" کے نام سے قرآن مجید کی ایک نہایت تفصیلی فہرست مرتب فرمائی۔ آپ کی ایک مشہور کتاب "وحید اللغات" ہے۔ یہ حدیث کی نہایت جامع اور مبسوط لغت ہے جو ۲۸ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے شیخ علی متقی (م ۹۷۵ھ) کی مشہور تصنیف "کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال" کی تصحیح کی ہے۔

کنز العمال کی ہر جلد کے خاتمہ پر مولانا وحید الزمان کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا ہے:

> قد اعتنی بتصحیح هذا الکتاب زبدة العلماء رأس الفضلاء قدوة المحققین زبدة المحدثین المولوی محمد وحید الزمان الملقب بنواب وقار نواز جنگ بهادر لازالت شموس افادته طالعة (۱۳۸)

مولانا وحید الزمان نے ۲۵ شعبان ۱۳۳۸ھ مطابق ۱۵ مئی ۱۹۲۰ء کو آصف نگر حیدرآباد دکن میں انتقال کیا اور وقار آباد میں دفن ہوئے۔ (۱۳۹)





بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

القرآن

www.KitaboSunnat.com

سنن نسائی شریف

مترجم

جلد اول

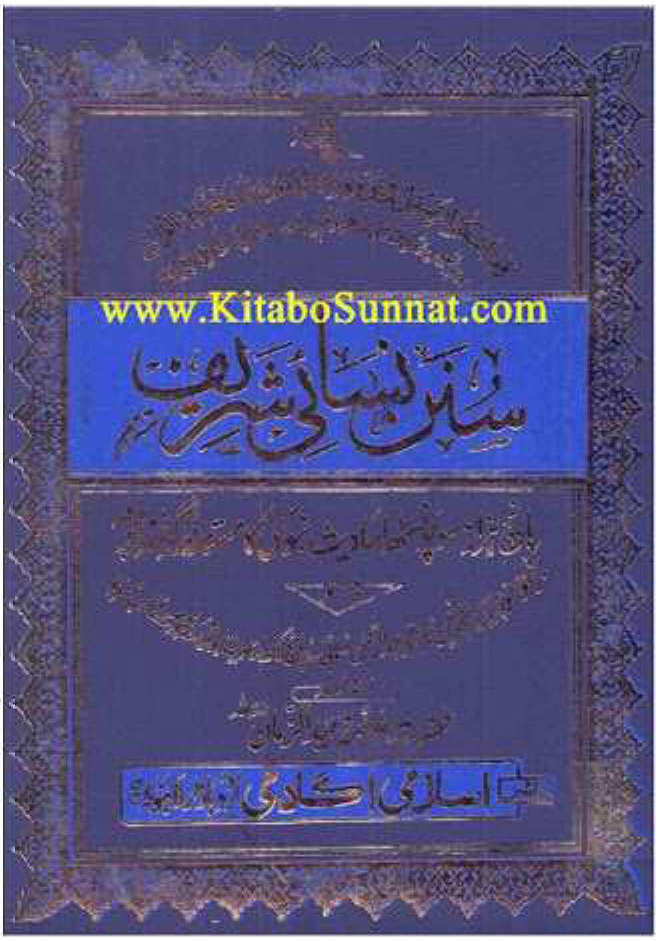
۵۷۶۴ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مستند اور گرانبہا مجموعہ جس کو شیخ الاسلام زین المحدثین امام ابو عبد الرحمن نسائی نے پانچ لاکھ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مجموعے سے منتخب فرمایا تھا۔

ترجمہ و فوائد:—

حضرت علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

اسلامی اکادمی ◎ اردو بازار لاہور پاکستان



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مولانا نواب وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت و وفات مولانا موصوف، تاریخ ۲۰ رجب ۱۲۶۶ھ (۱۸۵۰ء) بمقام کانپور (صوبہ یوپی، ہندوستان) پیدا ہوئے، اور ۲۵ شعبان ۱۳۳۸ھ (۱۵ مئی ۱۹۲۰ء) کو ستر اکہتر برس کی مبارک عمر پا کر وقار آباد ضلع حیدر آباد دکن (ہند) میں انتقال فرمایا اور وہیں مدفون ہوئے۔ تغمدہ اللہ بغفرانہ و ادخلہ بحبوحۃ جنانہ۔

مولانا ایک علمی خاندان کے فرد فرید تھے۔ آباؤ اجداد ملتان سے لکھنؤ آئے۔ بعدہ کانپور سکونت اختیار کی۔

نام و نسب وحید الزمان بن مسیح الزمان بن نور محمد بن شیخ احمد فاروقی عثمانی ثم حیدر آبادی "وقار نواز جنگ بہادر" خطاب۔

تعلیم و تربیت جیسا کہ اس زمانہ میں رواج تھا قرآن مجید ناظرہ اور با ترجمہ، نیز اردو فارسی کی تعلیم اپنے والد مولانا مسیح الزمان (متوفی [illegible]) سے آٹھ سال کی عمر تک حاصل کی۔ بعدہ درس نظامی کی ابتدائی کتابوں سے لے کر انتہائی عربی علوم منقول کی [illegible] مختلف ماہر فنون اساتذہ اور علمائے عظام کا پورے تکمیل کی۔ پندرہ برس کی عمر میں فارغ التحصیل بھی ہو گئے۔

اساتذہ فنون مولانا مفتی عنایت احمد صاحب (مصنف علم الصیغہ وغیرہ) مولانا محمد سلامت اللہ صاحب کانپوری تلمیذ شاہ عبد العزیز دہلوی، مولانا محمد بشیر الدین قنوجی (مصنف شرح سلم العلوم و تعلیم المسائل وغیرہ) مولانا محمد عبد الحی لکھنوی، مولانا عبد الحق بنارسی نزیل [illegible] (تلمیذ مولانا محمد اسماعیل شہید و امام شوکانی) مولانا محمد لطف اللہ علی گڑھی۔

مشائخ حدیث حضرت شیخ الکل فی الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی عرف میاں صاحب، شیخ حسین بن محسن الانصاری الیمانی، مولانا محمد بشیر الدین قنوجی، شیخ [illegible]، مولانا [illegible] عبد العزیز صاحب محدث [illegible]، مولانا الشیخ عبد [illegible]، مولانا فضل الرحمن مراد آبادی رحمہم اللہ اجمعین۔

تحصیل علوم کے بعد [illegible] میں آپ کے والد مولانا مسیح الزمان نے ریاست حیدر آباد دکن (ہند) میں ملازم کرا دیا۔ [illegible] برس برابر بصرف ملازمت میں رہے۔ بلکہ بعض مناصب پر بھی فائز ہوئے اور وہاں کے دستور کے مطابق "وقار نواز جنگ بہادر" سرکاری خطاب سے بھی نوازے گئے۔

علمی ذوق وراثت میں [illegible] ذہین، مطالعہ گر، طبیعت [illegible] تھی، صرف نحو منطق اور فقہ و تفسیر دونوں سے بہرہ ور، حافظہ کی قوت سے علاوہ ان سارے اوصاف پر آپ کا کثیر التالیف ہونا بہترین ضمانت ہے۔

تلاوت قرآن مجید سے شغف ملازمت ہی کے دوران ۳۲ سال کی عمر میں تھے کہ حفظ قرآن کی طرف خیال گیا، کم و بیش ڈیڑھ سال کی مدت میں قرآن مجید حفظ کر لیا، پھر ہر ماہ میں دو دو دفعہ ختم کرنے کا آخر تک التزام رکھا۔

تصوف اپنے دور کے دستور کے مطابق سلسلہ قادریہ پھر نقشبندیہ میں مولانا فضل الرحمن مراد آبادی سے بیعت تھے نیز حدیث مسلسل بالمصافحہ کی سند بھی حاصل کی۔

ذوق شاعری شعر و سخن کا ذوق بھی تھا عربی اور اردو دونوں میں آپ کے اشعار ملتے ہیں۔ مثلاً تیسرا پارہ کے آخر میں تاریخ کا آغاز و اختتام وغیرہ۔

انگریزی کی بھی [illegible] میں چھ ماہ کے عرصہ میں اتنی استعداد پیدا کر لی تھی کہ قومی مجالس میں مدبرانہ لکچر تفصیل سے کر لیتے تھے۔

سفر حج تین دفعہ حج بیت اللہ اور زیارت مدینہ منورہ سے مشرف ہوئے ([illegible]) پہلے دو اپنے والد مولانا مسیح الزمان کی معیت میں، آخری سفر میں اپنی اہلیہ سمیت اس نیت سے گئے کہ مدینہ منورہ میں باقی عمر گزار دیں گے لیکن بعض ایسے ناگزیر اسباب پیدا ہو گئے کہ وطن واپس آنا پڑا۔ بعد میں جب جنگ عظیم چھڑ گئی۔ [illegible] پھر دوبارہ مدینہ منورہ نہ پہنچ سکے۔

مجلس مدینہ یونیورسٹی کی رکنیت آخری مرتبہ مدینہ منورہ کے قیام کے دوران [illegible] میں عرب و ترک علماء کی طرف سے مدینہ منورہ میں ایک یونیورسٹی بنانے کے لیے ایک مجلس ترتیب دی گئی جس کے ارکان میں نامور [illegible] صاحب علم و فکر مولانا سید جمال الدین افغانی بھی تھے۔ مولانا بھی اس کے رکن نامزد کیے گئے تھے۔ تذکرۃ الوحید [illegible]

قومی خدمات مولانا کو یہاں ہر طبقہ علمی و اجتماعی ترجمہ و تالیف اور منصبی مصروفیات، قومی اور ملکی حالات سے ہمیشہ دلچسپی رہی چنانچہ ندوۃ العلماء لکھنؤ، علی گڑھ کالج (جو بعد میں یونیورسٹی کہلائی) اور مدرسہ نظامیہ، انجمن [illegible]، جلسہ خیر خواہ، انجمن اہلحدیث، مدارس وغیرہ اسلامی اداروں میں [illegible] سرگرمی سے حصہ لیتے تھے۔ اکثر مجالس میں وعظ اور تقریریں بھی کرتے تھے تاہم بحث و مناظرہ کو ناپسند کرتے تھے۔

مسلک مولانا شروع شروع میں پکے حنفی تھے کتاب "نور الہدایہ" ترجمہ و تشریح شرح وقایہ اسی دور کی تالیف ہے۔ اس کے دیباچے میں صراحت کر کے وجوب تقلید شخصی پر تفصیلی دلائل دیئے ہیں، بلکہ دوسرے مقامات میں بھی اہلحدیث کی سخت تردید کی ہے لیکن اس کے بعد بڑے بھائی مولانا بدیع الزمان جو [illegible] اہل حدیث تھے تبادلہ افکار و خیالات کے نتیجے میں آپ نے تقلید شخصی ترک کر دی تھی اور اپنے علم و تحقیق کے مطابق دلیل صحیح کی پیروی کرتے تھے۔ مرحوم اپنے اس بھائی سے بہت متاثر تھے۔ چنانچہ ان کے بارے میں خود لکھا ہے۔

> "[illegible] بدیع الزمان صاحب مرحوم و مغفور جنہوں نے [illegible] میں بمقام حیدر آباد بعمر [illegible] سال انتقال کیا اور اسی شہر میں مدفون ہوئے۔ حافظ بے نظیر تھے۔ ان کی شیریں کلامی کی تعریف [illegible]
> [illegible] کلکتہ، دہلی اور لکھنؤ ہر ایک شہر میں زبان زد خلائق ہے [illegible] تصنیفات و تالیفات یہ ہیں [illegible]
> [illegible] ترجمہ ترمذی [illegible]

تلاوتِ قرآن مجید سے شغف ملازمت ہی کے دوران ۲۲ سال کی عمر میں تھے کہ حفظِ قرآن کی طرف خیال گیا۔ کم و بیش ڈیڑھ سال کی مدت میں قرآن مجید بھی حفظ کر لیا۔ پھر ہر ماہ میں دو دفعہ ختم کرنے کا آخر عمر تک التزام رکھا۔

تصوف اپنے دور کے دستور کے مطابق سلسلہ قادریہ پھر نقشبندیہ میں مولانا فضل الرحمٰن مراد آبادی سے بیعت تھے جن سے حدیث مسلسل بالمحبۃ کی سند بھی حاصل کی۔

ذوقِ شاعری شعر و سخن کا ذوق بھی تھا۔ عربی اور اردو دونوں میں آپ کے اشعار ملتے ہیں۔ مثلاً تیسیر الباری کے آخر میں تاریخ کا آغاز و اختتام وغیرہ۔

انگریزی کی بھی ۱۹۱۰ء میں چھ ماہ کے عرصے میں اتنی استعداد پیدا کر لی تھی کہ قومی مجالس میں ضروری گفتگو تفصیل سے کر لیتے تھے۔

سفرِ حج تین دفعہ حج بیت اللہ اور زیارتِ مدینہ منورہ سے مشرف ہوئے (۱۳۰۱ھ، ۱۲۹۳ھ اور ۱۳۲۲ھ) پہلے دو اپنے والد مولانا مسیح الزمان کی معیت میں۔ آخری سفر پر اپنی اہلیہ سمیت اس نیت سے گئے کہ مدینہ منورہ میں اب اقامت رکھیں گے۔ لیکن بعض ایسے ناگزیر اسباب پیدا ہو گئے کہ وطن واپس آنا پڑا۔ بعد میں پہلی جنگ عظیم چھڑ گئی۔ اس لیے پھر واپس مدینہ منورہ نہ پہنچ سکے۔

مجلسِ مدینہ یونیورسٹی کی رکنیت آخری مرتبہ مدینہ منورہ کے قیام کے دوران ۱۳۲۲ھ/۱۹۱۱ء میں عرب و ترک عمائد کی طرف سے مدینہ منورہ میں ایک یونیورسٹی بنانے کے لیے ایک مجلس ترتیب دی گئی۔ جس کے ارکان میں نامور انقلابی صاحبِ علم و فکر مولانا سید جمال الدین افغانی بھی تھے۔ مولانا بھی اس کے رکن نامزد کیے گئے تھے۔ (تذکرۃ الوحید ص)

قومی خدمات مولانا کو باوجود شغفِ علمی و انہماکِ ترجمہ و تالیف اور منصبی مصروفیات، قومی اور ملکی حالات سے ہمیشہ دلچسپی رہی۔ چنانچہ ندوۃ العلماء لکھنؤ، علی گڑھ کالج (جو بعد میں یونیورسٹی کہلائی)، مدرسہ فیضِ عام کانپور، انجمن اخوان الصفا، جلسہ خیر خواہ بنگالہ، انجمن اہلحدیث، مدارس وغیرہ، سماجی اور مذہبی ... سے گرمجوشی سے حصہ لیتے تھے۔ اکثر مجالس میں وعظ اور تقریر بھی کرتے تھے۔ تاہم بحث و مناظرہ کو ناپسند کرتے تھے۔

مسلک مولانا شروع میں بڑے پکے حنفی تھے۔ کتاب "نور الہدایہ" ترجمہ و تشریح شرح وقایہ، اسی دور کی تالیف ہے۔ اس کے دیباچے میں نہ صرف یہ کہ وجوبِ تقلیدِ شخصی پر تفصیلی دلائل دیئے ہیں۔ بلکہ دوسرے مقامات میں بھی اہلحدیث کے مسائل پر تنقید و جرح کی ہے۔ لیکن اس کے بعد اپنے بڑے بھائی مولانا بدیع الزمان (جو واقعۃً بڑے پختہ اہل حدیث تھے) سے تبادلۂ افکار و خیالات کے نتیجے میں آپ نے تقلیدِ شخصی ترک کر دی تھی اور اپنے علم و تحقیق کے مطابق دلیلِ صحیح کی پیروی کرتے تھے۔ مرحوم اپنے اس بھائی سے بہت متاثر تھے۔ چنانچہ ان کے بارے میں خود لکھا ہے۔

"مولوی حاجی بدیع الزماں صاحب مرحوم و مغفور جنہوں نے ۱۳۰۴ھ میں بمقام حیدرآباد بعمر شصت سال تخمیناً انتقال کیا اور اسی شہر میں مدفون ہوئے۔ واعظ بے نظیر تھے۔ ان کی شیریں کلامی کی تعریف مدارس، بنگلور، حیدرآباد، بنگالہ، پنجاب، رنگون، کلکتہ، دہلی اور لکھنؤ ہر ایک شہر میں زبان زد خلائق ہے۔ ان کی تصنیفات و تالیفات یہ ہیں ا... فہرست قرآن، سبیکۃ الذہب الابریز، ترجمہ ترمذی، سیف المسلول، ترجمہ اقتباس الانوار، ... بزبان اردو۔"

زمان رحمۃ اللہ علیہ

...۱۲۵۸ھ) بمقام کانپور (صوبہ یوپی)،
...۵ امئی ۱۹۲۰ء) کو ستر اکہتر برس کی مبارک
...تغمدہ اللہ بغفرانہ و

...ئے۔ بعدہٗ کانپور سکونت اختیار کی۔
...ری" وقار نواز جنگ بہادر" خطاب
.... نیز اردو فارسی کی تعلیم اپنے والد
...حاصل کر لی۔ بعدہٗ درسِ نظامی کی ابتدائی
...اور مدرسہ فیض عام کانپور سے تکمیل کی۔

...لانا محمد سلامت اللہ صاحب کانپوری تلمیذ
...علم الثبوت و تفہیم المسائل وغیرہ)، مولانا محمد
...ی) مولانا محمد لطف اللہ علی گڑھی۔
...میل صاحب، شیخ حسین بن محسن الانصاری
...نا حافظ عبدالعزیز صاحب محدث لکھنوی

...حیدرآباد دکن (رنجنا) میں ملازم کرا دیا۔ ۴۴ برس
...فائز ہوئے اور وہاں کے دستور کے مطابق

...یسی اور زود نویسی دونوں سے بہرہ ور حافظہ
...کا بہترین شہادت ہے۔

بے نظیر در نفی شل آنحضرت بشیر و نذیر (اردو) الحاشیۃ الوحیدیہ علی الحاشیۃ الزاہدیہ (شرح مواقف کے امور عامہ کے سلسلہ میں)

متفرقات راہ نجات (اردو) وظیفۂ نبی باورادِ وحیدی (وظائف اردو) تذکرۃ الوحید (خود نوشت سوانح حیات ۱۳۲۴ھ تک واردو)

تقریر دلپذیر ہندو مسلمان مضامین سبعہ مسند جہ رسالہ معلم نسواں، قواعد محمدی (اردو) مجموعہ قوانین مال سرکار نظام (رپورٹ لوکل فنڈ)

تاریخ ممالک محروسہ سرکار نظام حیدرآباد (دکن ہند)

تصحیح کنز العمال علاوہ ازیں حدیث شریف کی ایک ضخیم کتاب کی تصحیح بھی آپ نے نہایت قابلیت اور جانفشانی سے کی

جیسا کہ کتاب مذکور (طبع اول حیدرآباد) کے خاتمۃ الطبع میں ہے۔

تراجم صحاح ستہ نواب صدیق حسن کی تحریک تھی موطا امام مالک کے ترجمہ کے دیباچے میں مولانا بدیع الزمان کے ایک خط کا ذکر کیا گیا ہے، جو انہوں نے بھوپال سے مولانا کو بھیجا تھا جس میں لکھا تھا کہ

"جناب فیض مآب ... محی السنۃ نواب والا جاہ .... سید محمد صدیق حسن خاں بہادر .... ہمارے تمہارے مقصد ہجرت ۱۲۹۲ھ سے مطلع ہو کر بہت خوش ہوئے اور خدمت ترجمہ صحاح ستہ کی مفوض فرمائی اور واسطے گذر اوقات کے پچاس پچاس روپیہ ماہوار حرمین شریفین میں مقرر فرمائے، بھائی صاحب موصوف نے سنن ترمذی[لہ] کا ترجمہ شروع کر دیا۔ فقیر نے موطا شریف کا۔ (ص، مطبع مرتضوی دہلی ۱۲۹۰ھ)

تلامذہ قیام حیدرآباد کے دوران ملازمت کے فرائض اور تالیف و ترجمہ کے مشاغل کے باوجود درس و تدریس کا سلسلہ کچھ نہ کچھ جاری رہا چنانچہ اس نوح کے چند تلامذہ کا آپ نے تذکرۃ الوحید میں ذکر کیا ہے جن میں مولانا انوار اللہ خاں فضیلت یار جنگ بہادر مرحوم کا نام بھی ہے۔

عزلت کا زمانہ اور وفات ۱۳۱۲ھ میں سرکاری ملازمت سے سبکدوشی کے بعد پورا وقت اللہ تعالیٰ کی یاد اور ترجمہ و تالیف میں صرف ہوتا تھا آخری سفر حجاز سے وطن واپس ہوئے تو چونکہ ارادہ ہجرت کا کر گئے تھے حیدرآباد کی بجائے مدراس کے اس نواح (بنگلور وغیرہ) میں رہائش رکھ لی، چنانچہ انوار اللغۃ اور کتب فقہ الحدیث غالباً اسی دور کی یادگار ہیں۔ لیکن حالات پیش آمدہ کے سبب زندگی کے آخری سال ۱۳۳۸ھ (۱۹۱۹ء، ۱۹۲۰ء) دقار آباد ضلع حیدرآباد دکن جہاں اصل سکونت تھی میں آگئے اسی جگہ ۲۰ شعبان ۱۳۳۸ھ ۲۶ اپریل ۱۹۲۰ء کو آپ کا لڑکا محمد محسن (عالم شباب میں) انتقال ہوا اور ۱۹ دن بعد یہ صدمہ دیکھ کر ۲۵ شعبان ۱۳۳۸ھ خود وفات پا گئے اور وہیں مدفون ہوئے۔ سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ۔

نوٹ:۔ حالات کی ترتیب میں مندرجہ ذیل مواد پیش نظر رہا (۱) تذکرۃ الوحید (۲) اخبار اہل حدیث امرتسر ۷ جولائی ۱۹۲۰ء (۳) حیات وحید الزماں مرتبہ مولانا عبدالحلیم چشتی کراچی (۴) نزہۃ الخواطر (عربی) جلد ۸ ص ۵۱۳ تا ۵۱۶

ترتیب:۔ مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی مدیر "الاعتصام" لاہور

ورکن وفاقی مجلس شورٰی پاکستان

لہ نام جائزۃ الشوذی۔ اس کے بعد سنن ابن ماجہ کا ترجمہ شروع کیا تھا۔ باب ماجاء فی التوقیت للمسح للمقیم والمسافر تک پہنچے تھے کہ آپ کی وفات ہو گئی۔

و تحرر واختار مذہب اہلحدیث

تقلید ترک کر کے آزاد فکر ہو گئے تھے اور

وشنودز رکھتے تھے۔

ب سنہ کا پروگرام باقاعدہ رکھتے تھے بجنسہ

سحر خیزی و تہجد گذاری کی پہنچنے سے جو عادت

ہد سند پایا تھا۔ اخلاص، حسن نیت اور بے لوثی

دین کے عشق کا یہ حال کہ انوار اللغۃ جیسی ۲۰ حصول

سواز مولانا نادرہ روزگار تھے۔ بوئعات کی تعداد

اشی) لغات القرآن اور بشارۃ، گلدستہ بغضائل

ات مع تغیر وحیدی۔

ی بخاری، اردو میں صحیح بخاری کی مبسوط شرح جو غالبا

کشف المغطا ترجمہ و شرح موطا امام مالک، الہدی

ابن ماجہ اشراق الابصار فی تخریج احادیث

لغۃ واسرار اللغۃ یا وحید اللغات ۲۰ حصوں میں

ی (عربی) فقہ الحدیث، نزل الابرار من فقہ النبی المختار

ہوئے۔ پہلا عقائد میں، دوسرا اصول استدلال میں

تسدید الروایۃ واصلاح الہدایۃ (موضوع نام سے

ے اہتمام سے مجتبائی لکھنؤ (ہند) میں طبع ہوا۔

عنت (ستواربی کے بحث میں مختصر رسالہ) ق دی

-
-

SATURDAY, 11 MAY 2013

علامہ وحید الزمان کا اہل حدیث ہونا اہل حدیث کی کتابوں سے

من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين

نحمد الله على طبع كتاب في فقه الحديث

المسمى

كنز الحقايق

من فقه

خير الخلايق

للعبد العاجز الراجي وحيد الزمان غفر له الرحمن

طبع في مطبع شوكت الاسلام الواقع في بنگلور
١٣٣٢ ه

بنوع نجاسة فيه او موت حيوان لا بماء حاصل بذوبان ملح
يعصير نبات وما يقطر من الكرم او الفواكه او الاشجار وما يخرج
ن الطبخ ونحوه ونبيذ التمر وماء الورد وماء الزعفران وماء اللبن
ما. تغير احد اوصافه بالنجاسة او موت حيوان فيه والتغير
الطاهر طاهر غير مطهر وغير المتغير طاهر مطهر ولو كان مستعملا
او ساكنا او قليلا ۔

فصل . ايما اهاب دبغ فقد طهر وشعر الانسان والميتة والخنزير
طاهر وكذا عظمها وعصبها وحافرها وقرنها ومنقارها ۔

فصل لا تنزح البير بوقوع نجس او موت حيوان فيها اذا لم
يغير احد اوصاف الماء فان تغير فيجب نزح الماء كله او الى ان لا يبقى التغير

فصل بول ما يوكل لحمه طاهر وكذا سوره وجميع الآسار غير
سور الكلب والخنزير ففيه قولان وكذا في ريق الكلب العرق كالسور

باب التيمم

يجوز لمن لم يجد الماء في محلته او نفقته او لمرض او خوف هلاك
او شدة مرض من البرد او خوف عدو او سبع او عطش او فقد الة
ضربة واحدة مستوعبا وجهه وكفيه ولو جنبا او حايضا بتراب
طاهر او غبار وشرايطه العقل والاسلام والنية والضربة والاستيعاب
والصعيد الطاهر او الغبار وفقد الماء وقيل التسمية ۔ ايضا
وسننه الضرب بباطن كفيه واقبالهما وادبارهما ونفضهما وتفريج

چند مفید مفت اردو اسلامی کتابیں
سرائط
فقہ دین (التوبہ:۱۲۲)
دلیل اور اقسام دلیل
اصول حدیث
فرقة النّاجية : أهل السنة والجماعة

SATURDAY, 11 MAY 2013

علامہ وحید الزمان کا اہل حدیث ہونا اہل حدیث کی کتابوں سے

من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين

نحمد الله على طبع كتاب في فقه الحديث

المسمى

كنز الحقايق

من فقه

خير الخلايق

للعبد العاجز المدعو وحيد الزمان غفر له الرحمن

طبع في مطبع كتب شوكت الاسلام الواقع في بنگلور
١٣٢٢ هـ

بعض خلقه في حكم الولد ونفاس التوامين من الاول ما لم يتجاوز بين وضعهما اربعين يوما فان تجاوز فدمه فساد فاذا وضعت الثاني فهو نفاس ايضًا الى اربعين اخرى۔

باب الانجاس

يطهر البدن والثوب بالماء ولو مستعملا حتى لا يبقى عين ولا لون ولا ريح ولا طعم ولو عسر زوال الاثر فلا يضر ولا يجوز بغير الماء والخف والنعل بالدلك ولو كانت النجاسة رطبة او يابسة او غير ذات جرم والمني طاهر وغسله وفرك اليابس منه ازكى واولى وكذلك الدم غير دم الحيض ورطوبة الفرج والخمر وبول الحيوانات غير الخنزير ولا نجس عندنا الا غائط الانسان وبوله ودم الحيض وبول الخنزير وخرؤه والروث ولحم الخنزير وشحمه والحمار الانسي والميتة فيجب تطهير كل نجس قليله وكثيره حتى الرشاش وتطهر الارض باليبس او صب الماء عليها ويطهر البساط الذي لا يمكن غسله بصب الماء عليه والحديد والمرآة والزجاج بالمسح والاستحالة مطهرة۔

فصل الاستنجاء واجب بالماء او الحجر او المدر ونحوها واقله ثلثة احجار وثلثة مسحات فصاعدا الى الانقاء والجمع بين الحجر والماء افضل ويجوز الاكتفاء باحدهما الا اذا جاوزت النجاسة المحل الا قدر عادة فيجب غسلها بالماء ويكره بالرجيع والعظم والبعرة والروث والطعام والفحم وعلف الحيوان والقرطاس لا بالثوب ولو كان حريرا۔

فتنہ جدید اہلِ حدیثوں کی طرف سے
5 صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی

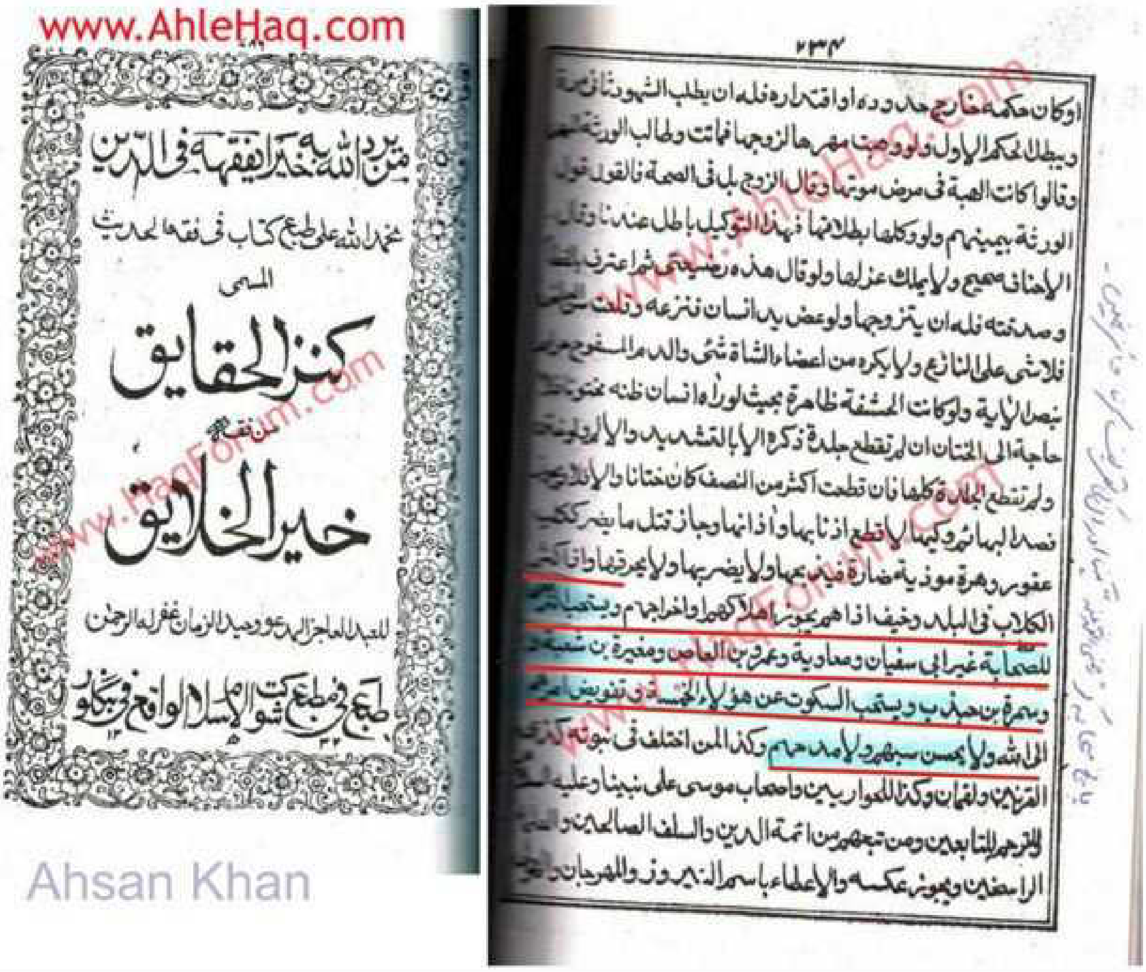
غیر مقلدین کا فتویٰ

معاذ اللہ

5 صحابہ کرامؓ کے نام کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھنا جائز نہیں۔

ابی سفیانؓ، معاویہؓ، عمر بن العاصؓ، مغیرہ بن شعبہؓ، سمرہ بن جندبؓ

(**نوٹ**: "ؓ" غیر مقلدین نے اپنی کتاب میں نہیں لکھا بلکہ ہم نے خود لگایا ہے)



من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين

بحمد الله على طبع كتاب في فقه الحديث

المسمى

كنز الحقائق

من فقه

خير الخلائق

للعبد العاجز ابو الحسن وحيد الزمان غفر له الرحمن

طبع في مطبع شوكت الاسلام الواقع في بنگلور

٢٣٤

اوكان حكمه خارج حد ده او اقتداره فله ان يطلب الشهود ثانيا مرة
ويبطل الحكم الاول فلو وهبت مهرها لزوجها فماتت وطالب الورثة مهرها
وقالوا كانت الهبة في مرض موتها وقال الزوج بل في الصحة فالقول قول
الورثة بيمينهم ولو وكلها بطلاقها فهذا التوكيل باطل عندنا وقال
الاحناف صحيح ولا يملك عزلها ولو قال هذه زوجتي ثم اعترف بانها
وصدقته فله ان يتزوجها ولو عض يد انسان فنزعه فذهبت سن العاض
فلا شيء على النازع ولا يكره من اعضاء الشاة شيء والدم المسفوح حرام
بنص الآية ولو كانت الحشفة ظاهرة بحيث لو رآه انسان ظنه مختونا
حاجة الى الختان ان لم تقطع جلدة ذكره الا بالتشديد والاولى
ولم تقطع الجلدة كلها فان قطعت اكثر من النصف كان ختانا والا
نصف البهائم وكيها لا قطع اذنابها واذانها وجاز قتل ما يضر ككلب
عقور وهرة موذية ضارة فيذبحها ولا يضربها ولا يحرقها واذا كثر
الكلاب في البلد وخيف اذاهم يعوضوا اهلا كهم واخراجهم ويستحب الترضي
للصحابة غير ابي سفيان ومعاوية وعمرو بن العاص ومغيرة بن شعبة
وسمرة بن جندب ويستحب السكوت عن هؤلاء الخمسة في تفويض امرهم
الى الله ولا يحسن سبهم ولا مدحهم وكذا لمن اختلف في نبوته كذي
القرنين ولقمان وكذا للحواريين واصحاب موسى على نبينا وعليه السلام
والترحم للتابعين ومن بعدهم من ائمة الدين والسلف الصالحين
الراشدين ويجوز عكسه والاعطاء باسم النيروز والمهرجان

نیت سے لے لے کہ اس کا مالک بن جائے تو وہ اس کو دوزخ میں لے جائے گی)۔

اَلْحَرَقُ وَالْغَرَقُ وَالشَّرَقُ شَهَادَةٌ۔ جل جانا اور ڈوب جانا اور اچھو ہو کر مرنا شہادت ہے (یعنی شہادت کا ثواب ان موتوں میں ملے گا)۔

اَلْحَرِقُ شَهِيْدٌ۔ آگ میں جل کر مرنے والا شہید ہے (ایک روایت میں اَلْحَرِيْقُ شَهِيْدٌ ہے معنی وہی ہیں)۔

اِحْتَرَقْتُ۔ میں جل گیا (یعنی تباہ ہو گیا۔ یہ اس شخص نے کہا تھا جس نے اپنی عورت سے ظہار کیا تھا اور یہی کلمہ اس شخص نے بھی کہا تھا' جس نے رمضان میں دن کو عمداً جماع کیا تھا)۔

اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ اُحْرِقَ قُرَيْشًا۔ میرے پاس وحی آئی کہ قریش کے لوگوں کو تباہ کروں۔

فَلَمْ يَزَلْ يُحْرِقُ اَعْضَاءَ هُمْ حَتّٰى اَدْخَلَهُمْ مِنَ الْبَابِ الَّذِيْ خَرَجُوْا مِنْهُ۔ ان کے اعضاء برابر جلاتے رہے یہاں تک کہ اسی دروازے میں داخل کر دیا جہاں سے وہ نکلے تھے۔

اَنَّهُ نَهٰى عَنْ حَرْقِ النَّوَاةِ۔ آپؐ نے کھجور کی گٹھلی کو گھسنے سے منع فرمایا یا جلانے سے (گویا کھجور کی عظمت اور قدر کرنے کا حکم دیا یا اس وجہ سے کہ وہ گھر کے پلے ہوئے جانوروں کی خوراک ہے بھیڑ' بکری اور اونٹ وغیرہ کی)۔ (ایک قرأت یوں بھی ہے لَنَحْرُقَنَّهٗ یعنی ہم اس کو سوہان سے گھس ڈالیں گے (سوہان سے رگڑ رگڑ کر ریزہ ریزہ کر دیں گے)۔ مشہور قرأت لَنُحَرِّقَنَّهٗ ہے یعنی اس کو جلا ڈالیں گے)۔

شَرِبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءَ الْمُحْرَقَ مِنَ الْخَاصِرَةِ۔ آنحضرت ﷺ نے کمر کے درد کی وجہ سے جوش کیا ہوا پانی پیا۔

جس کی فرج تنگ ہو یا جو شہوت کے غلبہ سے دانت کو دانت پر رگڑ رہی ہو (محیط میں ہے کہ حارقہ وہ عورت جو جماع کراتے وقت کروٹ سے لیٹتی ہے۔ سیوطی نے ابن جوزی سے ایسا ہی نقل کیا ہے یعنی عورتوں سے کروٹ سے جماع کرو)۔

خَرِيْقَةٌ۔ پانی کو جوش کر کے اس پر آٹا چھڑک کر بناتے ہیں۔

وَجَدْتُهَا حَارِقَةً طَارِقَةً فَائِقَةً۔ میں نے اس کو پر شہوت یا تنگ فرج' رات کو آنے والی اچھی اور بہتر پایا۔

يَحْرُقُوْنَ اَنْيَابَهُمْ غَيْظًا وَحَنَقًا۔ اپنے دانتوں کو غصے اور کینے سے پیستے ہیں۔

دَخَلَ مَكَّةَ وَ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ حَرْقَانِيَّةٌ۔ آنحضرتؐ جب مکہ میں داخل ہوئے (یعنی فتح مکہ کے روز) تو آپ ایک کالا جیسے آگ میں جلا ہوا عمامہ باندھے ہوئے تھے (زمخشری نے کہا حرقانی منسوب ہے حرق کی طرف' جس کے معنی جلنے کے ہیں۔ اس میں الف اور نون زیادہ کر دیا اور حَرَق اور حَرْق دونوں جلنے کے معنی میں آتے ہیں لیکن وہ حَرْق جس کے معنی سوراخ کے ہیں جو کپڑے کے جلنے سے پڑ جاتا ہے' وہ بفتحہ زاء ہے۔ محیط میں ہے کہ حرق اس سوراخ کو کہتے ہیں جو جلنے سے کپڑے میں پڑ جاتا ہے اور خرق وہ سوراخ جو جلنے سے یا کپڑے کو پھٹنے سے پڑ جائے)۔

اَنَا عَدِيُّ بْنُ اَرْطَاةَ فَقَدْ غَرَّنِيْ بِعِمَامَةِ الْحَرْقَانِيَّةِ السَّوْدَاءِ۔ (حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرمایا) عدی بن ارطاۃ نے تو مجھ کو اپنے جلے ہوئے کالے عمامہ سے دھوکا دیا (میں اس کو ایک اچھا آدمی سمجھا)۔

لَوْ جُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِيْ اِهَابٍ مَا احْتَرَقَ۔ اگر قرآن ایک کھال میں رکھا جائے تو وہ کھال نہیں جلے گی (مطلب یہ ہے کہ حافظ قرآن دوزخ کی آگ سے محفوظ رہے گا۔ بعض نے کہا

